سوال

آپ ﷺ پر سلام کس طرح بھیجیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے عشاء کے ایک درس میں حدیث سنی کہ صحابہ رضی نے پوچھا اللہ کے رسول ہم کو سلام تو آتا ہے آپ پر صلوۃ کس طرح بھیجیں تو آپ ﷺ نے درود ابراہیمی علیہ السلام پڑھایا ۔ اس پر امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ابراہیم علیہ السلام کی فضیلت کا باب باندھا تھا ۔ اور آپ نے اس میں سے التحیات کے بعد درود پڑھنے کا مسئلہ بھی اخذ کیا اور فرمایا کہ ہمیں اللہ کے رسول ﷺ پر ہر سلام کے بعد درود بھیجنا چاہیے اس میں درمیانی یا آخری التحیات کی کوئی شرط نہیں ہے اور اس پر آپ کا عمل بھی ہے اس وجہ سے میں نے بھی درمیانی التحیات کے بعد درود پڑھنا شروع کر دیا اور اس کی تبلیغ بھی شروع کر دی مگر ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب کے صفحہ نمبر ۳۵۰ میں لکھا ہے

«بَابُ الْاِقْتِصَارِ فِی الْجَلْسَۃِ الْاُوْلٰی عَلَی التَّشَھُّدِ وَتَرْکِ الدُّعَائِ بَعْدَ التَّشَھُّدِ الْاَوَّلِ ۷۰۸ ۔ اَنَا اَبُوْ طَاہِرٍ ۔ نَا اَبُوْبَکْرٍ ۔ نَا اَحْمَدُ بْنُ اَظْھَرَ وَکَتَبْتُہٗ مِنْ اَصْلِہٖ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ تَشَھُّدِ رَسُوْلِ اﷲِ فِیْ وَسَطِ الصَّلٰوۃِ وَفِیْ آخِرِہَا ۔) عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ النَّخْعِیُّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ (وَکُنَّا نَحْفَظُہٗ عَنْ عَبْدِ اﷲِ بْنِ مَسْعُوْدٍ کَمَا نَحْفَظُ حُرُوْفَ الْقُرْآنِ حِیْنَ اَخْبَرَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اﷲِ ﷺ عَلَّمَہٗ اِیَّاہُ ۔ قَالَ : فَکَانَ یَقُوْلُ ۔ اِذَا جَلَسَ فِیْ وَسَطِ الصَّلٰوۃِ وَفِیْ آخِرِہَا عَلٰی وَرِکِہٖ یُسْرٰی : اَلتَّحِیَّاتُ ...... اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ قَالَ ثُمَّ اِنْ کَانَ فِیْ وَسَطِ الصَّلٰوۃِ نَھَضَ حِیْنَ یَفْرُغُ مِنْ تَشَھُّدِہٖ وَاِنْ کَانَ فِیْ آخِرِہَا دَعَا بَعْدَ تَشَھُّدِہٖ بِمَا شَائَ اﷲُ اَنْ یَّدْعُوْ ثُمَّ یُسَلِّمُ»

مزید عبدالعزیز نورستانی نے اپنی کتاب «صَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ» کے صفحہ نمبر ۴۶ میں لکھا ہے ’’قعدہ اول سے تشہد پورا کرتے ہی اٹھنا‘‘ ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : «اِنْ کَانَ فِیْ وَسَطِ الصَّلٰوۃِ نَھَضَ حِیْنَ یَفْرُغُ مِنْ تَشَھُّدِہٖ» (مسند احمد ج ۴ ص ۳ رجالہ موثوقون ابن خزیمۃ جلد ۱ ص ۳۵۰ واسنادہ حسن صلوا از نورستانی ص ۴۶)
محترم المقام عبدالمنان صاحب بندہ نے دونوں دلائل لکھ دیئے ہیں ان کی روشنی میں وضاحت فرمائیں کہ کیا کرنا چاہیے قرآن وسنت کے مطابق تطبیق فرما دیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ نے جو روایت بحوالہ صحیح ابن خزیمہ اور مسند احمد نقل فرمائی ہے وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے رسول اللہ ﷺ تک مرفوع نہیں کیونکہ «فَکَانَ یَقُوْلُ اِذَا جَلَسَ» الخ اور «ثُمَّ اِنْ کَانَ فِیْ وَسَطِ الصَّلَاۃِ» الخ میں ضمیر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹتی ہے رسول اللہ ﷺ کی طرف نہیں لوٹتی جیسا کہ سیاق روایت اسی پر دلالت کر رہا ہے نیز صحیح ابن خزیمہ ہی میں یہی روایت ایک صفحہ پیچھے ص ۳۴۸ پر موجود ہے جس کے الفاظ ہیں :

«عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ عَبْدَ اﷲِ بْنَ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اﷲِ عَلَّمَہُ التَّشَھُّدَ فِی الصَّلاَۃِ قَالَ : کُنَّا نَحْفَظُہٗ عَنْ عَبْدِ اﷲِ بْنِ مَسْعُوْدٍ کَمَا نَحْفَظُ حُرُوْفَ الْقُرْآنِ الْوَاوَ وَالْاَلِفَ فَاِذَا جَلَسَ عَلٰی وَرِکِہٖ

الْيُسْرٰی قَالَ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰہِ» الخ

اس روایت سے صاف طور پر واضح ہے کہ «کُنَّا نَحْفَظُہ عَنْ عَبْدِ ا ِبْنِ مَسْعُوْدٍ» اور «فَإِذَا جَلَسَ عَلٰی وَرِكِہِ الْيُسْرٰی قَالَ اَلتَّحِيَّاتُ» الخ اسود بن یزید کا مقولہ ہے نہ کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ۔ اور اگر «فکان يقول إِذَا جَلَسَ» اور «ثُمَّ إِنْ كَانَ فِي وَسَطِ الصَّلاَةِ» کی ضمیر رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹانے پر کوئی صاحب اصرار فرمائیں تو یہ روایت مرفوع تو بن جائے گی مگر ہوگی مرسل کیونکہ یہ قول اسود بن یزید کے ہیں جو تابعی ہیں اور معلوم ہے کہ موقوف اور مرسل دونوں حجت نہیں ۔ پہلے قعدے میں درود کی دلیل کے لیے شیخ البانی حفظہ اللہ کی کتاب صفۃ صلاۃ النبی ﷺ پڑھیں ۔

پھر اس روایت کی رو سے درمیانے اور آخری دونوں قعدوں میں درود نہیں ہے دوسرے قعدے میں تشہد کے بعد دعا ہے پھر سلام تو لامحالہ دوسرے قعدے میں درود کے لیے کوئی اور حدیث یا آیت پیش کی جائے گی اور اس میں دوسرے قعدے کی کوئی تخصیص نہیں جیسا کہ آپ کو معلوم ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل

نماز کا بیان ج1ص195